الفضل
قادیان دارالامان
THE DAILY ALFAZL QADIAN.
ایڈیٹر غلام نبی
جلد ۲۶ ۵ شعبان ۱۳۵۷ھ یوم جمعہ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۲۶

متوازی حکومت

احرار کی شورش کے زمانہ میں بعض حکام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ بھی سوال اٹھایا گیا تھا۔ کہ اس نے Parallel Government. یعنی متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اور صرف اس بنا پر اٹھایا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کے ایسے جھگڑوں کے تصفیہ کا انتظام کر رکھا ہے۔ جو قابل دست اندازی پولیس نہیں ہوتے۔ اور جن کے پرائیویٹ تصفیہ کی اجازت حکومت نے دے رکھی ہے۔ ایسے جھگڑے فریقین کی رضامندی سے اپنے طور پر طے کرانے کی قطعاً ممانعت نہیں ہے۔ مگر جماعت احمدیہ میں اس قسم کے انتظام کا نام متوازی حکومت رکھا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ آپ لوگ پیرالل گورنمنٹ قائم کر رہے ہیں۔

اس بارے میں اسی وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ:۔

"اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہم لوگوں کے مقدمات سنتے ہیں۔ مگر ان کی مرضی سے۔ کوئی مار کر انہیں اپنی جماعت میں شامل نہیں کرتا۔ پس جب وہ اپنی مرضی سے ہمارے سامنے مقدمات پیش کرتے ہیں اور ایسے مقدمات جن کے پرائیویٹ تصفیہ کی حکومت نے اجازت دے رکھی ہے۔ تو ان کا تصفیہ متوازی حکومت کس طرح کہلا سکتا ہے۔ آئندہ کے لئے اگر حکومت یہ فیصلہ کر دے۔ کہ دیوانی مقدمات میں بھی سمجھوتے کرانے ناجائز ہیں۔ اور معمولی چھیڑ چھاڑ اور معمولی مارپیٹ کے واقعات بھی ضرور گورنمنٹ کی عدالت میں لانے چاہئیں۔ تو اس کے بعد ایک کیس بھی ہم سن جائیں۔ تو وہ متوازی حکومت کا الزام ہم پر لگا سکتی ہے لیکن جب ایک طرف وہ مقدمات سننے کی اجازت دیتی ہے۔ تو پھر دوسری طرف اس کا یہ الزام لگانا کسی صورت میں بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اور لوگوں کو یہ الزام لگانے کا موقعہ ملتا ہے کہ حکومت اپنے اعلانات میں سچ سے کام نہیں لیتی"!

اس کے بعد اگرچہ کسی کو جماعت احمدیہ کے خلاف اس الزام کو دوہرانے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن یہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ اس وقت جماعت کے خلاف بعض حکام کس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے کام لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ایسی صورت میں کر رہے تھے جبکہ ایک طرف تو خود حکومت کی طرف سے یہ تحریک کی جا رہی تھی۔ کہ چھوٹے موٹے تنازعات کا اپنے طور پر تصفیہ کرنے کے طریق کو رواج دیا جائے اور دوسری طرف کئی حلقوں میں تنازعات کا کھلم کھلا تصفیہ کیا جاتا۔ اور سزائیں دی جاتی تھیں۔ مگر کوئی اس کا نام متوازی حکومت نہیں رکھتا تھا۔

معلوم نہیں۔ ان پر جنہیں جماعت احمدیہ کے معمولی تنازعات کے تصفیہ کے انتظام میں متوازی حکومت کا ہوا نظر آتا تھا۔ یہ سنکر کیا اثر ہوا ہوگا۔ کہ آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کے حال کے اجلاس منعقدہ دہلی میں کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ کانگرس نے متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے چنانچہ ڈاکٹر پٹا بھائی سیتا رامیا نے ڈاکٹر کھارے سابق وزیر اعظم سی پی کے خلاف مجلس عاملہ کا تیار کردہ ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"ہم نے اس عمارت (کانگرس) کو اسی طرح تعمیر کیا ہے۔ جس طرح برطانوی نظام چل رہا ہے۔ ہمارا سیکرٹری آف سٹیٹ علیحدہ ہے۔ ہمارا بھی گورنر جنرل ہے۔ اور اس کے ماتحت گورنر علیحدہ ہیں۔ یہی ترتیب اعلےٰ حکام سے لے کر ادنےٰ ملازموں تک قائم ہے ہمارا اہائی کمانڈ ہے۔ ہماری مرکزی مجلس مشاورت آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی شکل میں موجود ہے۔ ہماری صوبائی اور اضلاع کی کمیٹیاں اور ابتدائی ممبر ہیں۔ غرض ہمارا نظام ایک متوازی حکومت ہے۔ (انگریزی کے الفاظ یہ ہیں Our structure is a parallel Government

کانگرس کے خاص اجلاس میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ اور نہ صرف اعلان کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ کہ کانگرس کی متوازی حکومت ہر اس شخص کو بڑی سے بڑی سزا دینے کی طاقت رکھتی ہے جو اس کے نظام میں منسلک ہونے کے بعد اس کے منشاء کے خلاف کوئی قدم اٹھائے۔ خواہ وہ کسی صوبہ کی حکومت کا وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ڈاکٹر کھارے کے خلاف اسی وجہ سے کارروائی کی جا رہی ہے:۔

اس کا نام ہے متوازی حکومت۔ اور کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس کے خلاف آواز بلند کرے کیونکہ متوازی حکومت قائم کرنے کا جو کھلم کھلا اعلان کیا کرتے ہیں۔ وہ اتنی طاقت اور ہمت بھی رکھتے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۲½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بابو محمد امین صاحب ڈنگوی ریٹائرڈ ریلوے ملازم کے مکان کی بنیاد محلہ دارالفضل میں رکھی اور دعا فرمائی۔

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال کا لڑکا نعیم احمد کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز شانے کی ہڈی کے نیچے اور ران پر دو پھوڑے نکلے ہوئے ہیں۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپریشن کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ بخار میں اب تخفیف ہے البتہ کمزوری بہت ہے دعائے صحت کی جائے۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری کے خلاف مقدمہ غبن کی سماعت

گورداسپور ۲۸ ستمبر۔ مندرجہ صدر عنوان مقدمہ آج پھر پیش ہوا۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ اور بیان کیا کہ مجھے مستغیث نے ہدایت کی ہے۔ کہ سرکاری وکیل کو تحریک کروں۔ کہ عدالت سے درخواست کی جائے۔ کہ اس مقدمہ کو واپس لینے کی اجازت دے دے۔ مختلف دوستوں نے انہیں ایسا کرنے کو کہا ہے۔ اور صلح پسندی کا ثبوت دینے کے لئے وہ اسے واپس لینا چاہتے ہیں۔

سرکاری وکیل نے بیان کیا۔ کہ چونکہ مستغیث مقدمہ کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے سرکار کی طرف سے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ کہ اس کی واپسی کی اجازت دے دی جائے۔

اس پر عدالت نے اس کی واپسی کی اجازت دے دی۔

حاجی عبدالرحمٰن کے خلاف مقدمہ کی سماعت

گورداسپور ۲۸ ستمبر۔ حاجی عبدالرحمٰن بٹالوی کے خلاف پولیس نے جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس میں ایک ضمنی امر کے متعلق فیصلہ کے لئے آج کی تاریخ مقرر تھی۔ مگر عدالت نے اسے ۸ اکتوبر پر ملتوی کر دیا۔ (رپورٹر الفضل)

درخواست ہائے دعا

فقیر احمد صاحب جالندھر چھاؤنی اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ محمد ابراہیم صاحب شاد کوٹ رحمت خاں دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رہنے کے لئے۔ غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر تحصیل گوجرانوالہ اپنے لڑکے عبدالقادر کی صحت کے لئے جو چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ نور ہسپتال میں بیمار ہے۔ جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے جس کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہے اور ۲۹ ستمبر کو پیشی ہوگی۔ محمد بخش صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹلہ نصیر ضلع ڈیرہ غازیخاں اپنی صحت کے لئے جو درد ریح کی وجہ سے مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱۰۶۱	خدیجہ بی بی صاحبہ	مالابار	۱۰۶۶	لہنہ صاحب مع اہل وعیال	
۱۰۶۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	″	۱۰۶۷ تا ۱۰۷۳	۷ کس	شیخوپورہ
۱۰۶۳	محمد اسمٰعیل خان صاحب	دہلی	۱۰۷۴	رحمت علی صاحب	گورداسپور
۱۰۶۴	سلیمان صاحب	ڈیرہ دانہ ریاست جودھپور	۱۰۷۵	صدرالدین صاحب	لاہور
			۱۰۷۶	شریف بی بی صاحبہ	لائلپور
۱۰۶۵	میاں رشید احمد صاحب	سہارنپور	۱۰۷۷	عبدالرحیم صاحب	لاہور

تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ہے

ہر وعدہ کرنے والے کو مزید اضافہ کرنے کی عام اجازت ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پیش کرنے والے احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کرنے والے کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جانا ضروری ہے۔ چونکہ آخری تاریخ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے ہر وعدہ کرنے والے کو پوری توجہ اور پوری کوشش سے جہاں تک ممکن ہو۔ جلد وعدہ ایفا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہیئے۔

بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم ادا کرتے وقت یا ادا کرنے کے بعد اگر اس میں اضافہ کر کے مزید چندہ تحریک جدید سال چہارم داخل کرنا چاہیں۔ تو ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر وعدہ کرنے والے کو اپنے وعدہ میں مزید اضافہ کرنے کی عام اجازت ہے۔ پس اگر کسی وعدہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو وہ اپنے پہلے وعدہ میں حسب توفیق مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور ایسی اضافہ کی رقوم کے ادا کرنے کی بھی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ہی ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دعا اور دوا کی درخواست

جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ معدے کی ریاح کے باعث تمام بدن میں تپش اور جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ کمزور ہو گئے ہیں اور اس وجہ سے دل شدید طور پر دھڑکتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب احباب جماعت سے عاجزانہ طور پر درخواست دعا کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی دوست اس مرض کا علاج کر سکتے ہوں تو مطلع کریں۔ شفایابی کی صورت میں پچاس روپے ان کی نذر کئے جائیں گے۔

الکتابُ وَالحِکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

(۲۰۹) قرآن میں اور لوگوں کا کلام

قرآن مجید میں بہت سے اقوال دُوسرے لوگوں کے بھی نقل کئے گئے ہیں۔ مثلاً انبیاء کے یا کفار کے یا شیطان کے یا فرعون کے۔ ان اقوال میں سے بہت سی باتیں صرف مفہوماً درج ہیں۔ اور الفاظ خدا کے ہیں۔ اور بہت سی باتیں زبان حال سے بیان کی ہوئی ہیں۔ اصل میں واقعہ نہیں ہوئیں۔ مثلاً فرعون کی باتیں جو نقل کی ہیں۔ وُہ اول تو زبان ہی دوسری تھی۔ اس لئے عربی میں ان کا ترجمہ ہے۔ اصل نہیں ہو سکتیں۔ پھر وُہ کہاں اس فصاحت بلاغت سے اپنا مضمون ادا کر سکتا تھا۔ جس طرح قرآن مجید نے ادا کیا ہے۔ اس لئے نتیجہ یہی ہے۔ کہ اس کے مفہوم کو اللہ تعالےٰ نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ورنہ کہاں ایک کافر اور کہاں اس کے کلام کا کلام الٰہی کے اندر اس طرح کھپ جانا۔ کہ وُہ بھی نہایت اعلےٰ اور ارفع الفاظ میں معلوم ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف ابلیس کا کلام جو درج ہے۔ وُہ بہت سا زبانِ حال کا کلام ہے۔ نہ کہ اصلی۔ اسی طرح اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی انسانی فطرت کا کلام زبانِ حال سے ہے نہ کہ زبانِ قال سے۔ انبیاء کا کلام اور آلِ فرعون میں سے رجلِ مومن کا وعظ یہ بھی خدائی کلام اور انسانی مفہوم کا ترجمہ ہیں۔ بعینہٖ ان لوگوں کا کلام نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک تو عربی میں ہے۔ اور ان لوگوں کی زبان عربی نہ تھی۔ دوسرے متصلہ قرآنی آیات کے وزن پر ہے۔ تیسرے اس میں وُہی شان ہے۔ جو الٰہی کلام میں ہوتی ہے

پس یہ تمام اقوال لفظی کوٹیشن (quotation) نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ان کا مفہوم نقل کیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ مفہوم بھی نہیں۔ صرف زبانِ حال کو زبان قال میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(۲۱۰) ملائکہ کا سجدہ آدم کیلئے

ملائکہ کے سجدہ یعنی اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کو حسب ذیل آیت حل کرتی ہے۔ کہ وُہ کس قسم کا سجدہ تھا۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ (حج) کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے ہر ایک جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور سُورج۔ چاند۔ ستارے پہاڑ۔ درخت اور جانور اور بہت سے انسان۔ یہاں جانور۔ درخت۔ سورج چاند کے سجدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سجدہ عبادت کا نہیں ہے۔ بلکہ فطرتی قوتوں کی اطاعت کا ہے۔ کیونکہ عبادت کے سمجھنے کی اہلیت یہ چیزیں نہیں رکھتیں۔ اس سجدہ میں سب مخلوقات داخل ہے۔ اور بہت سے آدمی بھی۔ اور اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جس خدمت کے لئے جس چیز کو پیدا کیا۔ اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ہاں انسانوں میں سے ایک جماعت یہ سجدہ بھی نہیں کرتی۔ بلکہ فطرت کے برخلاف چلتی ہے اسی قسم کا سجدہ فرشتوں کا آدم کے لئے تھا۔ کہ تم آدم کے متعلق اپنی اپنی ڈیوٹی بطرزِ احسن بجا لاؤ۔ نہ یہ کہ آدم کی عبادت کرو۔

(۲۱۱) تسبیح کا مطلب

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ اور کثرت آیات میں اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتے یعنی اس کو نقائص کمزوریوں اور عیوب سے پاک کہنے پر زور دیا گیا ہے۔ پس دریافت طلب امر یہ ہوا۔ کہ تسبیح اور پاکی کس طرح بیان کی جائے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی تسبیح پانچ طریقوں سے بیان کی جا سکتی ہے:۔

۱ - خدا تعالےٰ کے ذاتی نام اللہ کی تسبیح کی جائے۔ مثلاً سُبْحَانَ اللّٰہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم وغیرہ فقرے بطور ذکر اور وظیفہ کے بکثرت پڑھے جائیں۔ تا کہ دل میں اعتقاد اور یقین اللہ تعالےٰ کی سبوحیت کا جم جائے (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی)

۲ - دوسری قسم تسبیح کی یہ ہے۔ کہ اس کی صفات کا ذکر کیا جائے۔ اس کو حمد کہتے ہیں۔ اور حمد کی وجہ سے تسبیح اس طرح ہوتی ہے۔ کہ جب ہم اللہ کو سخی یا کریم کہتے ہیں تو گویا بُخل سے اُسے پاک سمجھتے ہیں۔ جب رحیم کہتے ہیں۔ تو ظلم سے اُسے پاک قرار دیتے ہیں۔ جب قادر مطلق کہتے ہیں۔ تو ہر کمزوری اور لاچاری سے اُسے بالا ٹھہراتے ہیں اسی طرح جو بھی صفت اس کی بطور حمد کے ہم بیان کرتے ہیں۔ اس صفت کے بالمقابل جو نقص ہو گا۔ اس سے خود بخود اللہ تعالےٰ پاک سمجھا جائے گا۔ اور وُہ حمد اور تعریف ہماری تسبیح محسوب ہو گی۔ پس اس اصل کے ماتحت بکثرت صفاتِ الٰہی اور افعال الٰہی اور اسماء الٰہی کا ذکر کیا جائے۔ (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ)

۳ - تیسرے وُہ تسبیح جو آیت سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی جو اعتراض غیر مذاہب کے لوگ اور دیگر معترضین خدا پر کرتے رہتے ہیں۔ ان سے اسے پاک ثابت کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ خدا ظالم ہے۔ یا گمراہ کرتا ہے۔ یا استہزا کرتا ہے۔ یا مکار ہے۔ یا وُہ آنکھوں، ہاتھوں، انگلیوں، ساق وغیرہ کا محتاج ہے۔ یا یہ کہ اس کے بیٹھنے کے لئے کرسی تخت اور کُرسی کی ضرورت ہے۔ یا یہ کہ وُہ رُوح و مادہ بنانے پر قادر نہیں اور گناہ معاف نہیں کر سکتا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تسبیح غیر مذاہب کے جواب میں ہوتی ہے۔ اور تحریروں۔ تقریروں۔ مباحثات کے وقت کی جاتی ہے:۔

۴ - چوتھے وُہ تسبیح جو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ کے ماتحت شرک دُور کرنے کی خاطر کی جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ اللہ ہی خالق ہے۔ اور کوئی خلق نہیں کر سکتا۔ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور کوئی عبادت کا حق نہیں رکھتا۔ یا اللہ ہی علم غیب رکھتا ہے۔ اور کوئی اس کے سوا یہ علم نہیں رکھتا۔ یا اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے اور کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ یا اللہ ہی زندہ کرتا ہے۔ اور کوئی زندگی نہیں دے سکتا۔ غرض یہ تسبیح خدا تعالےٰ کو باطل معبودوں کے مقابل پر کامل علم والا اور کامل قدرتوں والا ثابت کرتی ہے۔ اور خدا کے مقابل پر ان کو محتاج۔ ذلیل۔ اور حقیر مخلوق ثابت کرتی ہے:۔

۵ - پانچویں تسبیح یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اولاد سے پاک ہے۔ خواہ بیٹا ہو۔ یا بیٹی۔ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحَانَہٗ اس تسبیح کا اکثر حصہ ردّ عیسائیت پر مبنی ہے۔ اور باقی کچھ حصہ عام طور پر خدا تعالےٰ کو اولاد سے بے نیاز ثابت کرتے ہیں:۔

پس قرآن مجید سے یہ پانچ قسم کی تسبیح ثابت ہے۔ جو انسان خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے۔ بعض زبانی ذکر ہیں۔ بعض اظہارِ محامد وصفات ہیں۔ بعض خاص اعتراضات کے دور کرنے کے لئے ہیں۔ بعض شرک کے رد میں ہیں۔ اور بعض اولاد کی تردید میں اور بس:۔

انشاء اللہ کبھی موقعہ ہوا۔ تو ان کا تفصیلی ذکر بھی آئے گا۔ فی الحال تسبیح کے متعلق یہ مجمل تبویب یاد رکھنی چاہئیے:۔

انگلستان میں اشاعتِ اسلام

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنی قدرت کا جلوہ دکھاتا رہا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ ابنائے دنیا مادہ پرستی میں از سرتا پا غرق ہوکر اس کی ہستی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے کسی بندہ کے قلب صافی پر جو ایک چمکتے ہوئے روشن ستارے کی مانند ہوتا ہے تجلی فرماکر دنیا کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور وہ اس بندہ کے ذریعہ جو اہل دنیا کی نظروں میں ضعیف و ناتواں ہوتا ہے یہ اعلان کراتا ہے۔ کہ دیکھو آج اس بندہ کا دل میرا عرش ہے۔ اور میں اس میں جلوہ نما ہوں۔ یہ اپنی ذات میں کتنا ہی کمزور و بے کس کیوں نہ ہو۔ لیکن میں جو قادر اور عزیز ہوں۔ اسکی پشت پناہ ہوں۔ اس لئے جس مقصد کو لے کر یہ کھڑا ہوا ہے۔ وہ اس میں کامیاب ہوگا۔ خواہ تمام دنیا اس کی تباہی کے لئے منصوبے سوچے اور حیلے تراشے۔ اور اس کو ناکام بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ لیکن پھر بھی وہ مظفر و منصور ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی

یہ ایک حقیقت ہے جس کا دنیا نے نہ ایک بار بلکہ ہزار بار مشاہدہ کیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام اس قوم کے ایک فرد تھے۔ جو فرعون کے ظلم و استبداد کے ماتحت اپنی ہستی کو بھول چکی تھی۔ اور یہی حضرت موسےٰ تھے۔ جن کے متعلق فرعون نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا تھا۔ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مُقْتَرِنِیْنَ۔ یعنی میرا اور اسکا مقابلہ ہی کیا ہے۔ میں مصر کا بادشاہ اس سے ہزار درجہ بہتر اور افضل اور یہ ذلیل حقیر اور کمزور اور محکوم قوم کا ایک فرد۔ پھر اس میں تو کوئی ذاتی خوبی بھی نہیں۔ یہ تو اپنے مافی الضمیر کو بھی کھلے طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کے پاس سونے کے کنگن ہیں۔ کہ خیال کیا جائے۔ اسکو دنیاوی لحاظ سے کوئی ترقی حاصل ہو جائے گی۔ روحانی اور دینی لحاظ سے بھی کوئی اس کا درجہ اور مرتبہ بلند معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ خدا کا ایسا ہی مقرب تھا جیسا کہ یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ فرشتے باڈی گارڈ بناکر کیوں نہ بھیجے گئے۔ لیکن آخرکار وہی حضرت موسیٰ غالب آئے۔ اور فرعون لشکر سمیت غرقاب ہوا۔ ہاں وہی فرعون جس نے اپنے وزیر کو آبادیات سے ازراہ استہزا کہا تھا۔ کہ ایک اونچا سا محل تیار کرو تا میں موسےٰ کے خدا کا درشن کروں۔ خدا نے اسے سمندر کی لہروں میں ایسا قہری جلوہ دکھایا۔ کہ اسے آخری دم کہنا پڑا۔ ہاں میں بھی اسی خدا پر ایمان لایا۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کامیابی

پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام مسکنت اور غربت کی صورت میں آئے۔ لومڑیوں کے لئے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے مگر اس ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہ تھی۔ اس کی اپنی قوم بنی اسرائیل بھی اس کے قتل کے درپے تھی۔ لیکن اس کا بھیجنے والا طاقتور خدا اس کے ساتھ تھا۔ اس نے فرمایا تم یہ اعلان کرو۔ کہ میرا نام دنیا میں عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا اور میرے دشمن ذلیل و رسوا ہوں گے۔ آخر دیکھ لو وہی رومی حکومت جس کے ایک گورنر نے حضرت مسیح کو یہود کے سپرد کر دیا تھا۔ اسے ایک مدت کے بعد آپ ہی کے قدموں میں گرنا پڑا۔ یہاں تک کہ اسے الوہیت کا مرتبہ دے کر اسکی پرستش شروع کر دی گئی۔ لکھا ہے کہ پہلی صدی عیسوی میں ہی شاہی تخت کے بعض حاشیہ نشین اور شاہی خاندان کے بعض دور و نزدیک کے رشتہ دار بھی عیسائی ہو گئے تھے۔ جن میں سے بعض اس وجہ سے شہید بھی کئے گئے۔ چنانچہ فلیویا ڈومیٹیلیا جو ڈومیٹین کی بھانجی تھی۔ اور اس کا خاوند کلیمنس جن کے بچوں کو شہنشاہ روم نے اپنے نیچے قرار دے کر اپنا جانشین نامزد کیا تھا عیسائی ہو گئے تھے۔ اور ڈومیٹیلیا کی بھانجی نے ۹۶ء میں مذہب کی خاطر جلاوطنی کی تکالیف برداشت کی تھیں۔ اس نے Cata Comb. کے لئے زمین بھی دی تھی۔ The Cata Comb of Rome page ۳۳ پھر تیسری صدی کے بعد تو رومی حکومت کا مذہب ہی عیسائی ہو گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ الحاد اور دہریت نے اس قدر زور کیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے وجود کا اس شدت کے ساتھ انکار کیا جانے لگا۔ جس کی نظیر قرون اولیٰ میں تلاش کرنا عبث ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے قادیان جیسی گمنام بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برپا کیا۔ جو اہل دنیا کی نظروں میں بے کس اور کمزور و ناتواں تھے۔ اہل علم کی نظر میں کسی مدرسہ یا یونیورسٹی کی سند نہ ملنے کی وجہ سے بے علم تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو علم عطا فرمایا۔ اور فرمایا یہ بندہ مجھے میری توحید اور تفرید کی طرح پیارا ہے۔ انت منی وانا منک۔ اور اس کا ظہور میرے ذریعہ سے ہوا۔ میں نے اسے مبعوث کیا اور دنیا میں میرا نام اس کے ذریعہ روشن ہوگا۔ دنیا کی نظر میں یہ چاہے کیسا ہی کمزور ہو۔ لیکن مجھے یہ پیارا ہے۔ اور ایسا ہی پیارا ہے جیسا کہ مجھے میری توحید پیاری ہے۔ میں اس کے لئے ویسی ہی غیرت دکھاؤں گا۔ جیسی کہ میں اپنی توحید کے لئے غیرت دکھایا کرتا ہوں۔ ظہورک ظہوری۔ جس جس جگہ اس کا نام پھیلے گا اور اس کا ظہور ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی میرا بھی ظہور ہوگا۔ کیونکہ اس کی صداقت کی اشاعت میری توحید کی اشاعت ہوگی پس میں اب اس ضعیف بندہ کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کروں گا۔ اور اس شخص کو جو دنیوی لحاظ سے بالکل بے سروسامان ہے دنیا کے کناروں تک شہرت دونگا۔ یہانتک کہ بادشاہوں اور سلطنتوں کو اس کے قدموں میں لا ڈالوں گا۔ اور دنیا کے بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے اپنے بندے کی تائید فرمائی۔ اور کس طرح اس کا نام اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہونچی۔ اور اقلیم برطانیہ کے دار السلطنت لنڈن میں جو دنیائے مادیت کا مرکزی نقطہ ہے۔ جماعت احمدیہ کو تبلیغی مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اس ویرانہ روحانیت میں خدا کا گھر (مسجد فضل لنڈن) تعمیر کرنے کی طاقت بخشی۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس خدا کے گھر کے ساتھ جو روحانی برکات وابستہ ہیں۔ ان سے آخرکار اہل لنڈن فیضیاب ہوں گے۔ اور جیسے رومی حکومت آخر عیسائی ہو گئی۔ اسی طرح انگریزی قوم بھی اگر خدا نے چاہا تو اسلام قبول کرے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "گورنمنٹ (انگلشیہ قوم) کو دینیات کی طرف کچھ توجہ نہیں۔ اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے۔ سو وہ سر سے قدم تک دنیا میں غرق ہے۔ اور کسی دین کی طرف اسکو میل نہیں۔ اور اگر کسی وقت میل ہوگی۔ تو اسلام کی طرف۔ اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی۔ اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔" (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۳)

چونکہ وہ ہتھیار جس کے ذریعہ ہم فتح پا سکتے ہیں دعا ہے۔ اس لئے میں تمام دوستوں سے دعا کے لئے درخواست کروں گا۔ کہ انگلستان میں اشاعت اسلام کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دینا تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصرہ رقم فرمانا نیز اس کے خاندان کے لئے دعائیں کرنا۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تحفہ شہزادہ ویلز تحریر فرماکر ڈیوک آف ونڈسر سابق ایڈورڈ ہشتم کو تبلیغ اسلام کرنا۔ یہ تمام امور خالی از حکمت نہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان کے بعض افراد کو پہلی صدی میں ہی قبولیت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

تمباکو نوشی کے نقصانات

(۱)

آج کل تمباکو نوشی کی وبا اس قدر عالمگیر ہو چکی ہے۔ کہ کوئی خطۂ زمین ایسا نہیں جہاں اس کا استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ بالخصوص نوجوان تو بہت کثرت سے ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کی سگرٹ نوشی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے اور وہ ایک کافی رقم اس پر ضائع کر دیتے ہیں۔ چونکہ کسی ایسی چیز کا اختیار کرنا جس کے مضرات اس کے فوائد سے زیادہ ہوں۔ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو نوشی کے وہ مضرات جو محققین نے ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کئے ہیں۔ بیان کر دیئے جائیں

تمباکو جس کی کاشت ہندوستان کے علاوہ ممالک غیر میں بھی بکثرت ہوتی ہے۔ اس کا استعمال کھانے پینے اور سونگھنے کے طور پر کیا جاتا ہے جب کوئی شخص پہلی مرتبہ تمباکو استعمال کرتا ہے۔ تو اس کا جی متلاتا ہے دوران سر اس قدر ہوتا ہے کہ کھڑا ہونا دشوار ہو جاتا ہے۔ کمزوری بدرجۂ غایت معلوم ہوتی ہے۔ اکثر قے ہو جاتی ہے جسم پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دل ڈوبا جاتا ہے

جو لوگ ابتدائی تکلیفوں کو جھیل کر تمباکو کھانے یا پینے کی عادت مستقل طور پر اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کو چالیس سال کی عمر کے بعد اکثر اختلاج قلب کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ کبھی اسی وجہ سے وجع القلب بھی ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسے لوگوں کی اعصابی قوت سخت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ذرا سے غصہ یا جوش میں ان کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمباکو کے عرصہ تک استعمال کرنے کے نتیجہ میں جو عوارضات عام طور پر ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

دردِ سر۔ دورانِ سر۔ ضعفِ حافظہ سکتہ۔ دیوانگی۔ فالج۔ بے خوابی۔ وہم۔ ضعفِ بصارت۔ نابینائی آواز کا بیٹھ جانا۔ حلق کے امراض جن سے برابر کھانسی اٹھتی رہتی ہے دمہ۔ سل۔ دق۔ کمزوریٔ اعصاب نفث الدم۔ نسیان۔ ضعفِ باہ۔ ضعفِ قلب۔ رقتِ خون۔ حرکتِ قلب میں اختلاف کا پایا جانا۔ سوزشِ ششش۔ کانوں میں مختلف آوازیں پیدا ہونا۔ دماغ اور اس کی قوتِ نفسانی کا کمزور ہو جانا۔

تجربہ کار حکیموں کا قول ہے کہ تمباکو کے استعمال سے معدہ کی قوتِ ہاضمہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ نیز اس کی نسوار لینے سے چونکہ بخاراتِ حار دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں اس لئے بعض دفعہ اس کے نتیجہ میں صرع بھی ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ اپنی قوت جسمانی کی وجہ سے ابتداء میں اس کے مضر اثرات کو محسوس نہیں کرتے۔ مگر اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ رفتہ رفتہ وہ متذکرۃ الصدر امراض میں سے کسی نہ کسی مرض کا ضرور شکار ہو جاتے ہیں

جرمن ڈاکٹروں نے تحقیق کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ان کے ملک میں ۱۸ سے ۳۰ برس کی عمر کے جو لوگ مرتے ہیں۔ ان میں سے نصف محض تمباکو نوشی کی بدولت ہلاک ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی بلا شبہ ہزاروں جانیں اس کی وجہ سے ضائع ہوتی رہتی ہیں۔

اختلاج قلب اور دیگر امراض قلب کے سو مریضوں میں سے نوّے یقیناً ایسے ہوں گے۔ جن کے امراض کا سبب تمباکو کھانا یا پینا ہوگا۔ تمباکو کا زہریلا اثر کچھ عرصہ کے بعد حرام مغز پر بھی ہو جاتا ہے۔ اور جو افعال اس کے متعلق ہیں۔ ان میں خرابی پیدا کر دیتا ہے۔ یعنی ہاضمہ کی خرابی قبض۔ ضعف مثانہ اور ضعفِ باہ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو لوگ تمباکو سونگھتے اور چباتے ہیں ان کی آواز خراب ہو جاتی ہے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ کھانسی ہمیشہ ستاتی ہے۔ اور حلق میں بھی تکلیف رہتی ہے۔ اسی طرح تمباکو کے مکدر اور سیاہ بخارات سے پھیپھڑوں کی لطیف سطح سیاہ اور خراب ہو جاتی ہے

محققین کا خیال ہے کہ تمباکو نوشی نہ صرف انسانوں کو جسمانی اور عقلی طور پر کمزور کرتی ہے۔ بلکہ جس زمین میں تمباکو کی کاشت کی جاتی ہے وہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جو لوگ تمباکو کے عادی ہوتے ہیں ان میں سے نہایت ہی کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو غیر معمولی طور پر بڑی عمر کو پہونچتے ہوں۔

کم عمر لڑکے عموماً نہایت بے باکی کے ساتھ سگرٹ اور حقہ پیتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ وہ اپنی زندگی کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ علاوہ اور مضرات کے انہیں سب سے بڑا نقصان یہ پہونچتا ہے کہ ان کا دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور قوت حافظہ بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور چونکہ طلباء کی کامیابی کا انحصار دماغ کے اعلیٰ نشوونما پر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بالعموم اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے نکمے اور سست ہو جاتے ہیں۔ اور نشوونما بخوبی نہ ہونے کی وجہ سے عموماً بلند قامت اور تنومند نہیں ہونے پاتے۔

پس بہتر یہی ہے کہ تمباکو کھانا پینا اور سونگھنا بکلی ترک کر دیا جائے۔ لیکن اگر خود بڑی عمر ہونے کی وجہ سے کوئی شخص ترک نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ نوجوانوں اور کم عمر لڑکوں کو اس بلا سے ہر ممکن جدوجہد کر کے بچائے۔ حقہ کے ذریعہ بھی تمباکو پینا یہ سگریٹ اور سگار کی طرح ہی نقصان دہ ہے۔ بلکہ حقہ میں ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ دوسرے بھی اس کو منہ لگا کر پیتے ہیں۔ اور اس طرح سل اور دق اور آتشک وغیرہ امراض ایک دوسرے کو منتقل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح پان کے ساتھ جو تمباکو کا سفوف یا گولیاں کھائی جاتی ہیں۔ ان میں خوشبو کے لئے گو اور اجزا بھی شامل کئے جاتے ہیں لیکن تمباکو کا مضر اثر کسی طرح کم نہیں ہو سکتا۔ ہاضمہ کی خرابی ضعفِ بصارت اور اختلاجِ قلب ضرور لاحق ہو جاتا ہے۔

بالعموم لوگ یہ بات نہیں سمجھتے کہ تمباکو ایک زہر ہے۔ ہر سو اونس تمباکو کے سوکھے پتوں میں دو اونس نکوٹین ہوتا ہے۔ اور نکوٹین سنکھیا سے بھی زیادہ خطرناک زہر ہے۔ یہ اس قدر زہریلی چیز ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ خرگوش کے جسم پر ڈال دیا جائے تو اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ کتے یا بلی کی زبان پر اس کے دو قطرے مل دینا اس کی جان لینے کے لئے کافی ہیں۔

چین میں خودکشی کا ایک عام طریق یہ ہے کہ حقہ کا پانی پی لیا جاتا ہے۔ پس تمباکو خواہ کسی شکل و صورت میں استعمال کیا جائے۔ جسم انسانی کے لئے یقیناً زہر ہے۔ کوئی سگریٹ پیتا ہے۔ کوئی بیڑی کوئی حقہ۔ کوئی زردہ کھاتا ہے اور کوئی نسوار لیتا۔ مگر یہ سب صورتیں تمباکو کے زہر کو دور نہیں کر سکتیں۔ اور وہ زہر جو اس میں موجود ہے۔ جسم میں سرائت کر جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمباکو نوشی سے تکان دور ہو جاتی ہے۔ مگر یہ درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمباکو کا زہر دماغ کو سُن کر دیتا ہے۔ اس لئے جب تکان کے وقت اس کو پیا جائے تو بظاہر آرام محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں اس وقت تمباکو کے استعمال کے نتیجہ میں دماغ اور دیگر اعصاب میں سے قوتِ احساس کم ہو جاتی ہے۔

پھر تمباکو پیتے وقت، اگر اس کا بہت سا زہر جل نہ جائے۔ تو یقیناً اس کی عادت رکھنے والے بہت جلد مر جائیں۔ لیکن جو زہر جلنے کے باوجود باقی رہتا ہے اس کی مقدار بھی کم از کم تین ملی گرام فی صد ہوتی ہے۔ اور یہ دھوئیں کے ساتھ نتھنوں میں پہنچ کر خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس قسم کے زہر سے آدمی مانوس ہو جاتا ہے جیسے ریشم کے تار جدا کرنے والے گرم پانی میں ہاتھ ڈالنے کے اس قدر خوگر ہو جاتے ہیں کہ ابلتے ہوئے پانی میں بھی بلا دقت ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر انسان کا جسم کسی ضرر رساں چیز سے مانوس ہو جائے۔ تو وہ ضرر سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ضرر تو یقیناً ہو رہا ہوتا ہے صرف اس کا احساس کم ہو جاتا ہے۔

امریکہ کی ایک مشہور کمپنی نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ ساٹھ سال کی مدت میں اس نے ایک لاکھ اسی ہزار آدمیوں کی زندگی کا بیمہ کیا۔ جس میں تمباکو نوش بہ نسبت اس سے محترز رہنے والوں کے بہت کم بچے۔ اس کی مثال اس نے یوں پیش کی۔ کہ چالیس سال کی عمر میں اگر چار غیر تمباکو نوش مرے تو اس کے مقابلہ میں پانچ تمباکو نوش ہلاک ہوتے۔ مشہور سرجنوں کی بھی یہ رائے ہے کہ اپریشن کے کیسوں میں جو لوگ تمباکو نوش نہیں ہوتے۔ بہ نسبت تمباکو نوشوں کے زیادہ جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

پس ہر صورت میں تمباکو چونکہ انسان کی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی بارہا جماعت کے دوستوں کو نصیحت فرما چکے ہیں کہ وہ اس عادت کو ترک کر دیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ کہ جماعت کے ایک معتدبہ حصے نے حضور کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ باقی دوست بھی جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوں اور حقہ نوشی ترک کر کے ان نقصانات سے اپنے آپ کو بچائیں جو اس کا لازمی نتیجہ ہیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری انصار اللہ لائل پور سے لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین تبلیغی جلسے کئے گئے۔ ان میں طریقہ تبلیغ۔ پردہ پر علمی نقطہ نگاہ سے اور اجرائے نبوت کے مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ ۳ ہزار ٹریکٹ غیر احمدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ ۱۹۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے بہت شوق سے ٹریکٹ پڑھے اور اچھا اثر ہوا۔

شیخ محمد علی صاحب سیکرٹری انصار اللہ انبالہ شہر سے لکھتے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں چار جلسے کئے گئے۔ ان میں وفات مسیح ناصری ؑ، فریضہ نماز کی اہمیت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ختم نبوت کی حقیقت۔ پیشگوئی متعلق احمد بیگ کے مضامین پر تقریریں کی گئیں اور علاوہ اس کے شہر کے مختلف محلہ جات میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اشتہارات و ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

امام علی صاحب سیکرٹری انصار اللہ مونگ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایام زیر رپورٹ میں ایک جلسہ ہوا صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح ؑ پر لیکچر ہوئے انفرادی تبلیغ ۱۳۲ افراد کو کی گئی اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔

محمد عبدالسمیع صاحب امروہہ سے رپورٹ فرماتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں ۴ جلسے ہوئے ۲۷ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ جس میں عیسائی۔ اہل ہنود و اچھوت وغیرہ ہیں۔

محمد مبارک احمد صاحب سنت دو سے تحریر فرماتے ہیں۔ علاوہ انفرادی طور پر تبلیغ کرنے کے بچوں کو نماز با جماعت کوشش کر کے پڑھائی گئی۔ کشتی نوح ؑ کا درس دیا گیا۔

محمد نواز خان صاحب کنگی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی لکھتے ہیں۔ انصار اللہ کے چار جلسے ہوئے اور عام طور پر انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور آریوں کی مذہبی کانفرنس میں حاجی عبد الکریم صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر دلچسپ تقریر کی۔ وہاں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ ایک دوست جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ احمدیہ لیکچر ہال میں ہفتہ میں دو مرتبہ انگریزی اور اردو میں تقریریں ہوتی ہیں ان کا اعلان علاوہ انگریزی و اردو اشتہارات کے دو مقامی انگریزی لیڈنگ اخبار دں میں بھی کیا جاتا ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے ہم نے مذہبی کانفرنس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس سے لوگوں میں اور بھی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندے ہمارے پلیٹ فارم پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور ہمارے خیالات سے مستفیض ہوتے ہیں۔

مولوی یحییٰ الدین صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایام زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ آئندہ دیہات کا دورہ کرنے کا قصد ہے۔

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ سری نگر سے لکھتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں تین مقامات پر تبلیغ کی گئی۔ سیاسی فضا کے مکدر کی وجہ سے اہل شہر سیاسی خیالات میں منہمک ہیں۔ دار التبلیغ کے مستقل انتظام ہونے کی یہاں ضرورت ہے۔ درس قرآن کریم و تذکرہ دیتا رہا۔ اور جماعت کی تربیت کی گئی ایک دوست کو حضرت اقدس کی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔

مولوی چراغ الدین صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں درس قرآن کریم و حدیث و کتب حضرت اقدس جاری رہا۔ اطفال کی تربیت کی گئی ۱۱ ستمبر کو یوم التبلیغ مقامی منایا گیا۔ ۹ گروپ بنائے گئے۔ اور ان کو تفصیلی ہدایات دی گئیں۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف اخبارات میں جو اعلان کیا تھا۔ اس کے جواب میں ۷۵ درخواستیں خریداری لٹریچر کی موصول ہوئیں۔ اس میں غیر احمدی ہندو اور عیسائی ہیں۔ ہدایہ کی کتابیں نقد فروخت ہوئیں۔ لعب کی مفت تقسیم کی گئی اور سو روپیہ کی ریل کے مسافروں کے ہاتھ فروخت کی گئیں۔ مختلف چندوں کا ساڑھے ۶۵ روپیہ محاسب صدر انجمن کو بھیجا گیا۔ یہاں کی جماعت نے ۵ نشر و اشاعت کے لئے اور ۵ خدام الاحمدیہ قادیان کے لئے وعدہ کیا۔

صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اور شام کو قرآن کریم کا درس بدستور عرفانی صاحب دیتے ہیں۔

مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ صبح روزانہ درس قرآن کریم دیا۔ لوگوں کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ پارک میں انفرادی تبلیغ کی۔ دار التبلیغ میں جو لوگ آتے ان کو بھی تبلیغ کی۔ بہت سے لوگوں سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ عشاء کے بعد درس تذکرہ و بخاری شریف دیا۔

(مرتبہ نظارت دعوت و تبلیغ)

وصیتیں

نمبر ۵۲۲۰ منکہ عبدالکریم خالد ولد خواجہ عبدالواحد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر انیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد پندرہ روپے ہے۔ جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ سے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- عبدالکریم خالد کلرک پراویڈنٹ فنڈ قادیان

گواہ شد :- عبدالواحد والد موصی بقلم خود دارالرحمت قادیان

گواہ شد :- عبدالحی بقلم خود مجاہد تحریک جدید قادیان۔

نمبر ۵۲۱۹ منکہ سردار بشارت احمد ولد سردار عبدالرحمن صاحب بی۔اے قوم جٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نیروبی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں لیکن مجھے پچاس شلنگ ماہوار اپنے بھائی سے بطور امداد ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کراتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جو بھی میری آمد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور بوقت وفات جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- سردار بشارت احمد

گواہ شد :- محمد اکرم خان غوری سکرٹری وصایا نیروبی۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۵۲۲۱ منکہ چودھری عبداللہ ولد حکیم مہر دین صاحب مرحوم قوم مکھن پال راجپوت پیشہ دکانداری عمر اٹھارہ سال پانچ ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمدنی بطور الاؤنس عارضی مبلغ آٹھ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- چودھری عبداللہ بقلم خود دوکاندار فقیر منزل دارالبرکات

گواہ شد :- اللہ بخش کلرک بیت المال

گواہ شد :- فقیر علی احمدی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان حقیقی ماموں۔

نمبر ۵۲۲۳ منکہ رضیہ بیگم زوجہ چوہدری نثار احمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر تین ہزار شلنگ جو میرے خاوند نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ البتہ زیور طلائی قیمتی چار صد شلنگ جو میرے خاوند کی طرف سے شادی کے موقعہ پر تحفۃً دیا گیا تھا اس کی قیمت بھی مہر کے اندر شامل ہے اور یہ مجھے وصول ہو چکا ہے۔ بقیہ رقم دو ہزار چھ سو شلنگ ۲۶۰۰/- واجب الادا ہے۔ نیز میرے پاس طلائی زیور قیمتی ۶۰۰ شلنگ اور بھی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانے میں داخل کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامتہ :- رضیہ بیگم احمدی بقلم خود گواہ شد نثار احمد خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم خان غوری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ حکومت چیکوسلواکیہ کے سفیر مقیم لنڈن نے جرمنی کے میمورنڈم کا جواب دیدیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہٹلر کے مطالبات کسی صورت میں بھی منظور نہیں کئے جا سکتے۔ اگر جرمنی نے حملہ کیا تو ہم اپنی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہونگے۔ ہم نے برطانیہ اور فرانس کی تجاویز چپ چاپ قبول کر لی تھیں۔ اگرچہ ہمیں ان کی خامیوں کا علم تھا۔ لیکن چونکہ برطانیہ اور فرانس نے ہمیں یقین دلایا تھا۔ کہ ہم سے اور کچھ نہیں مانگا جائے گا۔ نیز یہ کہ ہماری نئی حدود کی برطانیہ اور فرانس حفاظت کریں گے۔ اس لئے ہم نے انہیں منظور کر لیا تھا مزید بیان کیا کہ یہ میمورنڈم دراصل ایک الٹی میٹم ہے جو شکست خوردہ اقوام کے نام بھیجا جاتا ہے۔ نیز لب و لہجہ میں ہمارے شہری حقوق کا مطلق خیال نہیں رکھا گیا۔ جرمنی چاہتا ہے کہ ہم اپنی سرحد کا انتظام کئے بغیر سب کچھ اس کے حوالے کر دیں۔ آخر میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ جس طرح ہم نے برطانیہ اور فرانس کی تجاویز کو ان کے تمام نقائص کے باوجود مان لیا تھا۔ اسی طرح برطانیہ اور فرانس بھی ہمارے کام آئیں گے۔

کل رات ہٹلر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا کہ یکم اکتوبر تک سوڈٹین علاقہ جرمنی کے سپرد کر دیا جائے ورنہ جرمنی کو آخری حربہ استعمال کرنا پڑے گا ہر ہٹلر نے مزید کہا کہ جرمنی کو جس قدر مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے ان میں صرف اطالیہ ہی اس کی امداد کرتا رہا ہے۔ اگر اطالیہ کو بھی اس قسم کے مصائب پیش آئے تو میں اہل جرمنی کو حکم دوں گا کہ وہ بھی اطالیہ کا اسی طرح ساتھ دیں۔ آخر میں کہا کہ ڈاکٹر بینیش نے سوڈٹین علاقہ کی حوالگی کا جو وعدہ کیا تھا وہ فوراً پورا کر دے ورنہ ہم خود یہ علاقہ چھین لیں گے

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے آج صبح ہر ہٹلر کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جرمنی کے چانسلر کو شاید یہ بدگمانی ہے کہ برطانیہ اور فرانس کی تجاویز کے سلسلہ میں جو وعدے کئے گئے ہیں وہ ایفا نہیں کئے جائیں گے۔ میں جرمنی کو یقین دلاتا ہوں کہ ان وعدوں کو بہت جلد پورا کیا جائے گا۔ بشرطیکہ جرمنی گفت و شنید کا رشتہ نہ توڑے اور زبردستی نہ کرے۔

فرانس کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ہر ہٹلر کی تقریر سے جنگ کی باتیں حذف کرنے سے جو کچھ رہ جاتا ہے وہ امن کا دروازہ بالکل بند نہیں کرتا۔

سر ہورس ولسن جنہیں وزیر اعظم برطانیہ نے ہٹلر کے پاس ایک پیغام دیکر بھیجا تھا واپس آ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر اپنے اس فیصلہ کو کہ یکم اکتوبر کو چیکوسلواکیہ پر حملہ کر دیا جائیگا بدلنے کے لئے تیار نہیں۔

جنیوا میں افواہ ہے کہ اگر جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کر دیا تو اس صورت میں چیکوسلواکیہ کی حکومت لیگ کونسل سے اپیل کرے گی کہ جرمنی کے خلاف تعزیری احکام جاری کئے جائیں۔

ملک معظم نے اہل برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تازہ مصیبت کے موقع پر صبر و سکون سے کام لیں اور ٹھنڈے دماغ اور بہادر دل رکھیں۔

جنگی تیاریاں برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی چیکوسلواکیہ اور دیگر یورپین ممالک میں زبردست ہو رہی ہیں فوجی افسروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں ریزرو افواج طلب کی گئی ہیں۔ بمباری اور گیس کے حملوں سے بچنے کے لئے عوام کو ہدایات دی جا رہی ہیں۔ چیکوسلواکیہ کے برطانوی باشندوں کو فوراً نکل جانے کا برطانوی سفیر نے حکم دیدیا ہے۔ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر ہندوستانی طلبا یورپ سے واپس آ رہے ہیں۔ نیز جو یورپ جانے کے لئے اپنی سیٹیں مخصوص کرا چکے ہیں وہ سفر کا ارادہ ترک کر رہے ہیں۔ لنڈن بھی جنگ کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ چنانچہ کل شہر میں منادی کرائی گئی ہے کہ ہر شخص کو بغیر کسی مزید تاخیر کے گیس کے حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے نقاب بھی حاصل کر لینے چاہئیں۔ ہائیڈ پارک جیمز پارک اور گرین پارک میں خندقیں کھودی گئی ہیں۔ دیگر مقامات پر خندقیں کھودنے کے لئے سروے کیا جا رہا ہے سرکاری عمارتوں کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ لنڈن کے مختلف سنٹروں میں گیس کے ۳۵ ملین نقاب جمع ہیں۔ جو سول آبادی میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن کے سرکاری حلقوں میں اظہار کیا جا رہا ہے کہ اگر مسٹر چیمبرلین کی مساعی کے باوجود بھی ہر ہٹلر نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کر دیا تو فرانس اپنے معاہدہ کے مطابق چیکوسلواکیہ کی امداد کے لئے جنگ میں کود پڑے گا اور برطانیہ اور روس یقیناً اس کا ساتھ دیں گے۔

کلکتہ ۲۷ ستمبر۔ حکومت کی طرف سے ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ صوبہ بھر کے افسروں۔ محکموں کے انچارجوں اور وزراء کی چھٹیوں کے آرڈر منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ہیڈ کوارٹرز سے باہر نہ جائیں۔ یہ حکم یورپ کی صورت حالات کے پیش نظر صادر کیا گیا ہے۔ ڈاکخانہ کی طرف سے ایک نوٹس چسپاں کیا گیا ہے کہ چیکوسلواکیہ کو جانے والے تمام پرائیویٹ تار کچھ عرصہ کے لئے معطل کر دیئے گئے ہیں۔

جنیوا ۲۷ ستمبر۔ لیگ آف نیشنز کی کونسل نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ چین کے ساتھ جاپان کی جنگ میں آخرالذکر کے خلاف دفعہ ۱۶ کا اطلاق کیا جائے یعنی لیگ آف نیشنز کے ممبر جاپان کا بائیکاٹ کر دیں۔

بوڈاپسٹ ۲۷ ستمبر۔ ہنگری گورنمنٹ نے چیکوسلواکیہ میں ہنگرین اقلیت سے سلوک کے سوال پر دوستانہ گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ باخبر حلقوں کی را[illegible] کہ چیکوسلواکیہ اور ہنگری کے درمیان تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔

بخارسٹ ۲۷ ستمبر۔ کل رات شاہ کیرول کی صدارت میں کیبنٹ کا اجلاس ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ آیا رومانیہ جنگ کے لئے تیار ہے۔ اسلحہ کے متعلق نگرانی کے لئے وزراء پر مشتمل ایک مستقل کمیشن مقرر کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج گاندھی جی کی موجودگی میں اس امر پر غور کیا کہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں ہندوستان کا رویہ کیا ہوگا۔ آخری فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔ اجلاس ہر روز ہوا کرے گا۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے اخلاقی قیدیوں کو جو کہ بیمار ہیں یا دبلے پتلے ہیں ان کی میعاد سزا ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب سے موجودہ وزارت قائم ہوئی ہے اس وقت تک ۳۰۰ سے ۴۰۰ کے درمیان قیدی رہا کئے جا چکے ہیں۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ دسہرہ کی تعطیلات کے بعد آج لاہور ہائی کورٹ کھل گیا۔ چیف جسٹس اور بہت سے جج لاہور پہنچ گئے ہیں۔

پیرس ۲۷ ستمبر۔ وزیر داخلہ فرانس نے پیرس کی حفاظت کی احتیاطی تدابیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پیرس میں ۳۴ ہزار محفوظ تہ خانے بنائے جا چکے ہیں۔ جن میں شہری آبادی کو محفوظ رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ پانچ ہزار ماہروں کے لئے پناہ گاہیں تیار کی گئی ہیں۔ یہ ماہر ہر حملہ کے وقت شہری آبادی کی امداد کریں گے ساڑھے چھ ہزار فائر مین کمر بستہ ہونگے تاکہ اگر حملے کے وقت ایک ہزار مقامات پر ایک ہی دفعہ آگ لگ جائے تو اسے فی الفور بجھایا جا سکے۔ نیز حکومت کی طرف سے مطبوعہ نوٹس تیار کئے گئے ہیں تاکہ حملہ کے وقت عوام کو مطلع کیا جا سکے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ ہفتہ مختتمہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کے دوران میں بمبئی سے بحری راستہ کے ذریعہ ۹۱ لاکھ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی